نمبر ۳۳ ٹیلیفون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۴	۲۴ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش	۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ	۲۴ اگست ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۹۸

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۳ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ کو بہت افاقہ ہے کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۳ ماہ ظہور۔ کل صبح مسجد اقصیٰ میں تعلیم القرآن کلاس میں صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر نے "مذہب میں معجزات کا وجود" کے موضوع پر تقریر کی

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب زیادہ بیمار رہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

چند تازہ رویا و کشوف

فرمودہ ۱۷ اگست ۱۹۴۶ء بمقام ڈلہوزی

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

(۵)

ایک غیر معمولی خواب

کوئی تین دن کی بات ہے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہم ڈلہوزی سے قادیان آئے ہیں۔ اور وہاں بجائے اس حصہ مکان کے جہاں ہم رہتے ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو اس دالان میں پایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا کرتے تھے۔ اور جس میں اب حضرت ام المومنین رہتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ بیت الدعا کے سامنے جہاں آج کل تخت بچھے رہتے ہیں۔ وہاں ایک بڑی چارپائی بچھی ہوئی ہے۔ اس پر بستر لگا ہوا ہے۔ اور اس پر سارہ بیگم مرحومہ لیٹی ہوئی ہیں۔ اور میں ان کے پاس ہوں۔ اس وقت خواب میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی سے روٹھ کر چلی گئی تھیں۔ اور پھر آ گئی ہیں۔ میں نے ان سے مختلف باتیں کرنی شروع کیں۔ اس وقت ان کی باتوں سے یوں معلوم ہوا کہ گویا وہ ڈلہوزی میں ہی واپس آ گئی تھیں۔ اور وہیں سے ہمارے ساتھ آئی ہیں۔ میں متفرق باتیں ان سے واپسی کے متعلق پوچھتا رہا۔ اور مختلف لوگوں کے متعلق سوال کرتا رہا۔ کہ فلانے سے ملی ہو فلانے سے ملی ہو۔ اس وقت میرے دل میں بار بار جوش اٹھتا تھا۔ کہ میں پوچھوں تم امۃ النصیر اپنی بیٹی سے بھی ملی ہو۔ مگر بار بار دل میں یہ خیال آنے کے باوجود میں اس کو دباتا تھا اس خیال سے کہ جب یہ مجھے امۃ النصیر سے ملنے کا واقعہ بتائینگی۔ تو اتنے عرصہ کے بعد جو ان کی لڑکی ان کو ملی ہوگی۔ تو اس کی کیفیت نہایت ہی رقت والی ہوگی۔ اور اگر یہ واقعہ مجھے بتائینگی۔ تو میرے دل کو اس سے تکلیف پہونچے گی۔ اس خیال سے میں اس سوال کو دباتا چلا جاتا ہوں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا تم رہتی کہاں ہو؟ تو انہوں نے بتایا۔ وہ اسی مکان میں رہتی رہی ہیں۔ جس مکان میں ام طاہرؓ مرحومہ رہتی تھیں۔ درحقیقت وفات کے وقت وہ اسی مکان میں رہا کرتی تھیں۔ گو ہم عارضی طور پر دار الحمد میں گئے ہوئے تھے۔ اور وہیں وہ فوت ہوئیں۔ اس وقت مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ بشریٰ بیگم جو آجکل اسی مکان میں رہتی ہیں۔ ان سے ان کی بول چال نہیں۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ بشریٰ بیگم سے تمہاری بول چال نہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا نہیں ہماری بول چال ہے۔ کئی دفعہ ہم نے باتیں کی ہیں۔ اس وقت میرے دل میں یہ بھی خیال آیا۔ کہ اس مکان کا جو نیا حصہ ہے۔ ان کی چھت پر میں ان کے لئے مکان بنوا دوں۔ مگر میرے دل میں اس کے بعد معاً یہ خیال گزرا۔ کہ میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ خلیل احمد کا مکان وہاں بناؤں۔ اگر اب میں نے ان کا مکان بنوایا تو امۃ الحی مرحومہ کو اس سے صدمہ ہوگا۔ اس خیال کے آنے کے بعد میں نے یہ سوچا کہ ام طاہر مرحومہ کے مکان کے شمال کی طرف جو مکان میں نے خریدے ہوئے ہیں۔ اور جہاں کچھ عمارت کے آثار بھی بنائے جا چکے ہیں۔ وہاں میں دوسری منزل پر ان کے لئے مکان بنوا دوں۔ غرض کبھی باتیں کرتے ہوئے کبھی مختلف باتیں دل میں سوچتے ہوئے ساری رات ہی معلوم ہوتا ہے گزر گئی اور باتیں کرتے کرتے ہی صبح کی اذان کی آواز مسجد سے آئی۔ بہت صاف اور عمدہ آواز اذان کی آ رہی تھی کہ کسی شخص نے پائنتی کی طرف سے ہاتھ لمبا کر کے میرے ہاتھ کو پکڑ کے ہلایا اور کہا اذان ہو گئی ہے۔ نماز پڑھ لیں۔ میں نے دیکھا کہ اس شخص نے اپنا مونہہ پرلی طرف کیا ہوا ہے۔ تاکہ ہم دونوں کے تخلیہ میں خلل انداز نہ ہو۔ مگر جس ہاتھ

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

نے میرے ہاتھ کو پکڑا۔ وہ مجھے ام طاہرؓ کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے۔ پھر اس نے مجھے ایک عورت کا نام لے کر کہا۔ کہ وہ گرم پانی کا لوٹا آپ کے لئے لا رہی ہے۔ آپ وضو کر لیں۔ اس وقت سارہ بیگم اس چارپائی سے اٹھ کر اس کے بالمقابل ایک اور چارپائی پر جو اس سے چھوٹی ہے چلی گئیں۔ وہ چارپائی اس جگہ پر بچھی ہوئی ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چارپائی ہوا کرتی تھی۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ میری چارپائی اس وقت مغربی طرف بیت الدعا کے ساتھ بچھی ہوئی تھی۔ اور یہ چارپائی جس پر سارہ بیگم گئیں مشرق کی طرف تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پلنگ بھی مشرق کی طرف ہوا کرتا تھا۔ میں وضو کرنے کے لئے اٹھا۔ تو یکدم میرے دل میں خیال آیا۔ کہ میں ان سے پوچھوں تو سہی کہ وہ اتنی مدت رہی کہاں؟ چنانچہ پھر میں اپنی چارپائی سے اُٹھ کر ان کی چارپائی پر چلا گیا۔ اور میں نے ان سے کہا تم یہ تو بتاؤ کہ تم یہاں سے جانے کے بعد رہیں کہاں؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ "نوے دن تو میں ہسپتال میں بیمار پڑی رہی۔ پھر میں اپنی اماں کے پاس گئی"۔

اس وقت مجھے ان کی والدہ کے متعلق خیال آتا ہے۔ کہ وہ تو فوت ہو چکی ہیں۔ مگر ان کے اس جواب سے کہ میں اپنی والدہ کے پاس گئی تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ شاید میری غلطی ہو گی۔ وہ فوت نہیں ہوئی ہونگی۔ مگر میں اس کو ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ اس ڈر سے کہ سارہ بیگم کو اس بات سے صدمہ ہو گا۔ کہ مجھے ان کی والدہ کے متعلق یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہیں یا فوت ہو چکی ہیں۔ تب میں نے انہیں کہا کہ والدہ کے پاس کتنی دیر ٹھہریں۔ انہوں نے جو جواب دیا۔ وہ آہستہ تھا۔ اور میں نے اس میں سے صرف ڈیڑھ کا لفظ سنا۔ تب میں نے ان سے کہا ڈیڑھ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا ڈیڑھ گھنٹہ۔ میں نے آگے سے کہا کہ اتنی تم بیمار رہیں۔ اور ہم لوگوں سے جدا رہیں تو اپنی اماں کے پاس کیا صرف ڈیڑھ گھنٹہ رہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "دل نہیں نہ لگتا تھا" میں ان کی اس بات سے سمجھا کہ ان کا مطلب یہ ہے کہ مجھے آپ سے جدا ہوئے دیر ہو گئی تھی۔ اور میرا دل چاہتا تھا کہ جلدی آپ کے پاس واپس آؤں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب کی تعبیر ساری تو میری سمجھ میں نہیں آئی۔ مگر بہر حال مرحومہ کا نام سارہ تھا یعنی خوش ہونے والی۔ یہ نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پہلی بیوی کا بھی تھا۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ اس خواب کی تعبیر بہر حال اچھی ہی ہے۔ اس خواب سے میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ شاید جو لوگ زخمی ہو کر فوت ہوتے ہیں۔ یا کسی حادثہ سے فوت ہوتے ہیں۔ اگلے جہان میں بھی کچھ عرصہ تک ان کی روح کسی قدر تکلیف پاتی ہے۔ جب تک کہ جسم سے اس کا پورے طور پر انقطاع نہیں ہو جاتا۔ نوے دن ہسپتال میں رہنے کے معنے یہی معلوم ہوتے ہیں۔ کہ تین مہینے تک اس صدمہ کی وجہ سے جو جسم اور روح کی جدائی کی وجہ سے ہوا تھا۔ وہ کچھ تکلیف محسوس کرتی رہیں۔ بعض احادیث میں بھی ایسا آتا ہے۔ کہ بعض لوگ مرنے کے بعد چالیس دن بعض تین مہینے اور بعض زیادہ۔ ایک صدمہ کی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ روح کو جسم سے جدائی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ یہ خواب اس لحاظ سے بھی غیر معمولی خوابوں میں سے ہے کہ ساری رات متواتر ایک لمبا نظارہ دیکھا گیا۔ ورنہ عام طور پر خواب میں چند منٹوں یا چند گھنٹوں کا نظارہ ہوتا ہے۔

(۶)

ہندوستان کی آزادی کے متعلق رویاء

کوئی پانچ سال کا عرصہ ہوا میں نے ایک رویاء دیکھی تھی۔ جس کو میں نے اس وقت تک پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ (گو بعض مجالس میں میں نے اس کا اشارۃً ذکر کر دیا تھا) صرف عزیزم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو میں نے وہ رویاء سنائی تھی۔ جس پر انہوں نے عزیزم چودھری محمد انور صاحب کاہلوں کا ایک رویاء سنایا تھا۔ کہ یہ بھی اسی مضمون کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ وہ رویاء میں نے یہ دیکھی تھی کہ گویا میں دہلی میں ہوں۔ اور انگریز حکومت چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اور ہندوستانیوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بڑی خوشی کے جلسے کر رہے ہیں۔ کہ حکومت ہمارے ہاتھ میں آگئی ہے۔ ایک بہت بڑا چوک ہے۔ اس میں کھڑے ہو کر بڑے زور شور سے لوگ تقریر کر رہے ہیں۔ اور خطابات تجویز کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان نے حکومت حاصل کی ہے۔ فلاں کو یہ رتبہ دیا جائے۔ اور فلاں کو یہ عہدہ دیا جائے۔ غرض خطابات اور عہدے تجویز کر رہے ہیں۔ میں نے ان کی ان خوشیوں کو دیکھ کر کھڑے ہو کر ان میں ایک تقریر کی اور کہا کہ یہ کام کرنے کا وقت ہے خوشیاں منانے کا وقت نہیں۔ انگریز تو صرف عارضی طور پر پیچھے ہٹے ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پھر لوٹیں۔ اور یہ سب خوشیاں بیکار ہو جائیں۔ اس لئے تقریریں نہ کرو خوشیاں نہ مناؤ۔ تنظیم کرو اور تیاری کرو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں پر میری بات کا اثر ہوا ہے۔ لیکن اکثروں پر نہیں ہوا۔ اور وہ اس خوشی میں کہ ہم نے ملک پر قبضہ کر ہی لیا ہے۔ نعرے مارتے ہوئے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جب وہ نعرے مار کر اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ اور میدان خالی ہو گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ سامنے سے انگریزی فوج مارچ کرتی ہوئی چلی آرہی ہے۔ اور میں نے کہا دیکھو وہی ہوا جس سے میں ڈرتا تھا۔ اس وقت میرے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ اب جبکہ ملک آزاد ہو چکا ہے۔ ملک کی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ میں اپنے دل میں سوچتا ہوں کہ کتنے آدمی میں اس موقع پر جمع کر سکتا ہوں۔ اور میں نے خیال کیا کہ اگر پندرہ سو آدمی جمع ہو جائیں۔ تو ہم اس آزادی کو برقرار رکھ سکیں گے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

کوئی دو سال کا عرصہ ہوا۔ لاہور کے اخبار نویسوں کو ایک چائے کی پارٹی بعض دوستوں کی طرف سے دی گئی تھی۔ اس وقت میری بعض خوابوں کا ذکر آیا۔ تو ان لوگوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ کیا ہندوستان کی آزادی کے متعلق بھی آپ کو کوئی بشارت ملی ہے۔ اس وقت میں نے اس خواب کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں جواب دیا تھا کہ آئی تو ہے مگر ابھی اس کا بتانا مصلحت کے خلاف ہے۔ اب واقعات نے بعینہٖ اسی طرح حالات ظاہر کر دیئے ہیں۔ انگریزی حکومت اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ رہی ہے۔ ہندوستان کے لئے وہ میدان خالی کر رہی ہے۔ مگر بجائے محبت اور پیار سے اپنا تصفیہ کرنے اور اپنی تنظیم کرنے کے لوگ اسی بات پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ کہ حکومت ہمارے ہاتھ میں آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے اور اس فخر و مباہات کے بد نتائج سے ہندوستان کو بچائے۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ نور احمد صاحب مرحوم

بوساطت صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۲)

گزشتہ قسط میں بتایا جا چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے تحریر فرمایا کہ ایک کاتب ہمارے پاس قادیان بھیج دو۔ اور میں نے شیخ محمد حسین صاحب کو بھیج دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے ایک رسالہ فتح اسلام لکھوایا۔ جس میں مختصر آپ کا دعوے مسیح موعود ہونے اور مسیح ناصری کے فوت ہونے کا ذکر تھا شیخ صاحب مرحوم کا بیان لیکر میرے پاس امرتسر واپس آئے۔ اور کہا کہ حضرت نے اس کو چھاپنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور شیخ صاحب کے دل میں یہ خیال تھا کہ خبر نہیں یہ رسالہ چھاپیں یا نہ چھاپیں۔ کیونکہ سلطنت بھی عیسائی ہے۔ اور پادری حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا کہنے والے موجود ہیں۔ معلوم نہیں سلطنت کی طرف سے کوئی باز پرس یا عتاب ہو۔ یا یہ رسالہ ضبط ہو جائے یا بند کر دیا جائے۔ اور خدا جانے پریس اور کاتب بھی گرفتار ہوں۔ یا کوئی اور مصیبت کا سامنا ہو۔ شیخ صاحب نے کہا کہ یہ رسالہ اس قسم کا ہے آپ چھاپ دینگے۔ میں نے اسکو دیکھ کر کہا کہ میں اسکو ضرور چھاپونگا۔ میری تو مراد بر آئی۔ تمنا پوری ہوئی۔ دعائیں قبول ہوئیں۔ یہ تو مدتوں سے انتظار تھا۔ علماء صوفیا اولیاء۔ ابدال۔ اقطاب اسی انتظار میں چل بسے۔ یہ نعمت خدا نے ہمیں بخشی۔ ہم کیوں نہ بسر و چشم قبول کریں۔ اور کیوں چھوڑیں۔ چنانچہ میں نے اسکو چھاپا۔ اور قادیان یہ رسالہ پہنچایا۔ بس اس کا شائع ہونا تھا۔ کہ تمام ہندوستان میں آگ لگ اٹھی۔

اور شور قیامت برپا ہو گیا۔ عیسائی تو خاموش سے رہے۔ مگر مولویوں میں شور مچ گیا۔ اور طوفان بے تمیزی ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک اٹھا۔ اور درندوں کی طرح سے ان سے حرکات ظاہر ہوئیں۔ اور ان کے بہکانے سے عام لوگوں کے گھروں میں بھی ماتم پڑ گیا۔ اور طرح بطرح کی شرارتوں پر اتر آئے۔ اور میرے مطبع میں آتے۔ اور کہتے کہ تم کو کیا ہو گیا تم نے یہ کتاب کیوں چھاپی۔ عیسےٰ علیہ السلام تو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور آخری زمانہ میں دمشق کے شرقی سفید منارہ پر اتریںگے۔ مرزا صاحب کیسے مسیح موعود ہو سکتے ہیں۔ تم نے مسلمانوں کے خلاف مرزا صاحب کو کیوں مسیح موعود مان لیا۔ یہ تو ہندوستان ہے۔ اور تم نے اپنے اخبار ریاض ہند میں بھی شائع کر دیا۔ کہ آنے والا مسیح آ گیا۔ جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھے اور جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ چونکہ میں اخبار میں یہ لکھ چکا تھا۔ مولوی اور ان کے زیر اثر سب مجھ پر ناراض ہوئے۔ کہ یہ شخص ایک گاؤں کا رہنے والا ہے اور بے علم ہے نہ کسی مدرسہ کا پاس یافتہ ہے۔ اور نہ دستار بند ہے۔ نہ مولوی ہے نہ عالم ہے۔ یہ کیسے مسیح موعود اور مہدی موعود ہو سکتا ہے۔ مولوی اور لوگ کہتے کہ ہم مدت سے یہ جانتے ہیں۔ تم تو اچھے بھلے آدمی تھے کیوں بگڑ گئے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو مان لیا۔ تم چاہے مانو یا نہ مانو۔ امرتسر والوں نے مجھے پریشان کر دیا۔ مگر میں نے کسی کی کچھ پروا نہ کی۔ اور اپنا کام کرتا گیا۔ سارا سارا دن یہ لوگ اوباشوں کی طرح میرا مطبع اور میرا مکان گھیرے رکھتے تھے۔ اور طرح طرح کی بولیاں وحشی جانوروں کی طرح بولتے۔ اور حملہ آور ہوتے تھے۔ غرض اسی طرح شور و شر اٹھتا رہا۔ اور اس مخالفت میں دوسرے مولویوں کے ساتھ ہو کر مولوی عبداللہ صاحب مرحوم کی اولاد نے بھی پورا حصہ لیا۔ اور اس نور سے جو قادیان میں نازل ہوا محروم رہی

(۴)

حضرت صاحب نے رسالہ فتح اسلام کے بعد اس کا دوسرا حصہ توضیح مرام شائع فرمایا۔ یہ بھی میں نے ہی چھاپا اس پر بھی زیادہ شور و شر بڑھ گیا۔ حضرت نے پھر تیسرا حصہ ازالہ اوہام لکھا۔ مخالف میرے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ اور بے ہودہ باتوں میں میرا وقت ضائع کرتے تھے۔ اور کسی وقت چین نہ لینے دیتے تھے۔ اور بار بار یہ کہتے کہ یہ کتاب نہ چھاپو۔ یہ کتابیں اسلام کے خلاف ہیں۔ اور گورنمنٹ کے بھی خلاف ہیں تم کو کچھ خوف نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ کتابیں اسلام کے تو موافق ہیں۔ لیکن تمہارے خلاف ہوں تو ہوا کریں۔

(۵)

کتاب ازالہ اوہام جب میرے مطبع میں چھپ رہی تھی۔ تو آپ اس کا مسودہ لدھیانہ میں لکھتے تھے۔ اور میرے پاس بھیجتے جاتے تھے۔ میں نے ازالہ اوہام میں یہ پڑھا کہ مردہ زندہ نہیں ہوتا۔ اور مر کر دنیا میں واپس نہیں آتا۔ اور نہ حضرت مسیح نے کوئی مردہ زندہ کیا۔ مجھے یہ پڑھ کر بظاہر مسلمانوں کے اعتقاد کے موافق اور میرا بھی سنا سنایا یہ اعتقاد تھا۔ کہ مردے زندہ ہوئے ہیں تعجب ہوا۔ کہ آپ نے یہ کیا لکھا۔ میں نے مان تو لیا۔ لیکن دلیل میرے پاس کوئی نہیں تھی۔ اور خیال ہوا کہ مولوی مجھے یہ معلوم کر کے تنگ کرینگے۔ کہ دیکھو اسلام کے برخلاف کیا لکھ دیا۔ پس میں اسی وقت تحقیق کی نیت سے لودھیانہ پہنچا۔ تو راستہ میں عباس علی جو اس وقت حضرت سے بدظن ہو چکے تھے۔ اور مجھے معلوم نہ تھا مل گئے۔ میں نے پوچھا کہ حضرت صاحب کونسے مکان میں رونق افروز ہیں انہوں نے مجھے پتہ دے دیا۔ مگر ساتھ جانے سے انکار کیا۔ میں نے کہا کہ تم تو بڑے معتقد تھے۔ تم کیوں نہیں چلتے وہ نہ گئے۔ پس میں اکیلا حضرت کی خدمت میں پہنچا۔ جو شہزادہ غلام حیدر کے مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی بعد سلام مسنون فرمایا کہ کتاب کی بڑی ضرورت ہے۔ تم کیوں چلے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ وہ پوچھ کر آج ہی واپس چلا جاؤنگا۔ اس پر پیر سراج الحق صاحب نعمانی اور شاہزادہ عبدالمجید صاحب اور قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم اور مولوی غلام نبی صاحب خوشابی اور مولوی نظام الدین صاحب مرحوم اور مولوی تاج محمد صاحب اور عبدالحق صاحب وغیرہم بیٹھے تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ کیا مسئلہ ہے۔ جو دریافت کرنا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے مختصر الفاظ میں بیان کر دیں میں سمجھ جاؤنگا اور مولویوں کے جواب دینے کے قابل ہو جاؤنگا۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا ہے کہ کوئی مردہ زندہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ اور نہ حضرت مسیح نے زندہ کیا۔ یہ کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف پر تو ہر ایک مسلمان کا یقین و ایمان ہے۔ کہ یہ کامل کتاب ہے۔ اور خدا کا کلام ہے اگر کوئی مردہ زندہ ہوا ہوتا۔ یا زندہ ہو سکتا۔ تو قرآن شریف ورثہ ترکہ کے اندر اس کا حق رکھتا۔ جیسا کہ زندوں کا رکھا ہے۔ قرآن تو حکم دیتا ہے۔ کہ جب کوئی مر جائے۔ تو اس کی جائداد وارثوں میں تقسیم کر لی جائے۔ حتیٰ کہ اس کی بیوی کو بھی حکم ہے کہ اگر وہ چاہے تو نکاح کر لے۔ بتلاؤ تمہارے شہر امرتسر میں کتنے رئیس فوت ہو گئے۔ اگر وہ کسی کی دعا سے زندہ ہو جائیں تو ان کا حق قرآن کیا دیتا ہے قرآن مجید نے تو مردہ کا کوئی حق نہیں رکھا۔ یہ جواب سنکر میری تسلی ہو گئی۔ اور میں اسی روز

روس میں مساوات کی حقیقت

ادنیٰ و اعلیٰ کا واضح امتیاز

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد لنڈن)

(۱)

روسی کمیونزم کو بڑا ناز ہے اس دعویٰ پر کہ انہوں نے روس میں مساوات قائم کر دی۔ اور امیر و غریب کا امتیاز کلی طور پر مٹا دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ انسانی سوسائٹی کو اس قسم کی مساوات قائم کرنے کی کوشش کرنا ایک غیر فطرتی فعل ہے۔ جو اول تو ہونا ناممکن ہے اور اگر کسی درجہ تک اس میں کامیابی ہو بھی جائے۔ تو یہ دیر پا نہ ہوگا۔ اور روس میں وقتاً فوقتاً ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے ان کے اس دعویٰ کا غلط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ہر چند کہ روس میں اس قسم کے حالات کے باہر بھجوانے پر کڑا سنسر ہے۔ تاہم مختلف ذرائع سے یہ حالات دنیا کو پہنچ کر یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ روسی نظام کے دانت کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور۔ حال ہی میں لنڈن کے ایک اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے ایک نامہ نگار نے روس کی "مساوات" کو طشت از بام کیا ہے یہ نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس کے لئے ان حالات کو ماسکو سے بذریعہ ڈاک یا تار بھیجنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے اس نے واپسی پر انہیں لکھا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ روس میں امیر و غریب میں جو تفاوت ہے۔ اس کی مثال کسی سرمایہ دار ملک میں بھی نہیں ملتی۔ لوگوں کی آمدنیوں اور ان کے راشنوں میں فرق ہے۔ روسی حکومت کیا ہے ایک پولیس ہے جو انسانی وقار اور آزادی کے قطعاً منافی ہے اس میں ڈکٹیٹرانہ طرز پائی جاتی ہے ہر قسم کی نقل و حرکت کی ایسی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔ کہ کہہ سکتے ہیں کہ روس میں کوئی شخص ایسا نہیں۔ جس پر پہرہ نہیں۔ فیکٹریوں، ہوٹلوں۔ بڑی عمارتوں۔ دفتروں۔ غرضیکہ ہر جگہ ایک قسم کا پہرہ ہے۔ اور اس انتظام کو "حفاظت" کا نام دیا گیا ہے۔ لوگوں کی زبانوں پر پابندی [illegible]

(۲)

غیر ملکیوں کو "خاص نگاہ" سے دیکھا جاتا ہے۔ بسا اوقات ان کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈال دی جاتی ہے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ اجنبی ہیں۔ انہیں تھیٹروں کے لئے ٹکٹ لینے کے لئے ایک فارم پر درخواست دینی پڑتی ہے۔ اور تھیٹر ہال میں انہیں دوسروں سے علیحدہ پولیس کی زیر نگرانی بٹھایا جاتا ہے کریملن (جس علاقہ میں افسروں کی رہائش گاہ اور دیگر سرکاری عمارتیں ہیں) میں داخل ہونا عام طور پر ناممکن ہے اس علاقہ کے ارد گرد ایک میل تک کیمرا یا دوربین استعمال کرنا اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرنے کے مترادف ہے۔ ایک موقعہ پر جبکہ سٹالن نے وہاں آنا تھا۔ پولیس تین میل کے علاقہ میں اس طرح چھا گئی۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ناظرین کی نسبت پولیس کی تعداد زیادہ ہے۔ اگر کوئی حکومت کی پالیسی کے خلاف کوئی لفظ کہہ دے تو مخبری کرنے والا انعام پاتا ہے۔ اور مجرم کو پر اسرار طریق پر غائب کر دیا جاتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اسے کیا ہوا۔ ماسکو میں غربت اور انتہائی غربت کے نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور امارت اور اعلیٰ عمارت بھی پوری شان سے موجود ہے ایک بھکاری عورت اپنے تین بچوں کے ساتھ چوراہے میں کھڑی ہے۔ اور گزرنے والے اس کے ہاتھ میں کوئی سکہ دے جاتے ہیں۔ پاس ہی آرام دہ کاریں کریملن کی طرف جاتی دکھائی دیتی ہیں۔ یہ "مساوات" کے نظارے بیرونی ممالک کے سیاح بالعموم نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ جس لمحہ وہ روسی سرزمین پر قدم دھرتے ہیں۔ اس وقت سے وہ خاص نگرانی میں لے لئے جاتے ہیں۔ اور وہ وہی کچھ دیکھتے ہیں جو انہیں دکھایا جاتا ہے روس میں دو طبقے ہیں جو بالبداہت نظر آتے ہیں۔ ایک عوام کا۔ دوسرا خواص کا۔ یہ خواص کا طبقہ بہت سی مراعات کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔

(۳)

خواص کے طبقہ کے لئے راشن کی مقدار زیادہ ہے۔ خوراک انہیں سستی مل جاتی ہے۔ تھیٹر کے ٹکٹ مفت۔ ٹریموں میں سواری مفت اور اسی طرح کی بیشمار ایسی سہولتیں ہیں۔ جو باوجود ظاہری مالی حالت کی مساوات کے انہیں واضح طور پر عوام کے طبقہ سے نمایاں اور زیادہ خوشحال بنا دیتی ہیں۔ روسی سکہ "روبل" ہے۔ جسے دوسری کرنسی سے نسبت دینا مشکل ہے۔ اس کی قیمت مختلف حالات میں بدل جاتی ہے۔ اس کے نرخ تبادلہ کا فرق بھی عوام اور خواص کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایک غریب آدمی ۳۵۰ روبل ماہوار سے وہ چیزیں حاصل نہیں کر سکتا۔ جو ایک امیر آدمی اس رقم سے حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ دکانیں بھی مختلف ہیں۔ اور ہر شخص ہر دکان میں جا کر اشیاء نہیں خرید سکتا۔ جہاں عام مزدوروں کی ماہوار تنخواہ ۱۰۰ سے ۱۵۰ روبل تک ہے۔ وہاں مصنفین سائنسدان اور اس قسم کے دوسرے لوگ لاکھوں روبل سالانہ کی آمدنی رکھتے ہیں۔ پرانا اصول کہ "ہر شخص سے اس کی طاقت کے مطابق کام لے کر اس کی ضرورت کے مطابق روپیہ اسے دو" اب تبدیل ہو چکا ہے۔ اس کی جگہ یہ اصول ہے کہ "ہر شخص سے اس کی طاقت کے مطابق کام لیکر اس کام کے مطابق اسے روپیہ دو۔" روس میں ہوٹل بھی دو قسم کے ہیں دو مختلف طبقوں کے لئے۔ خواص کے ہوٹل میں عوام ایک کھانے پر سارے ماہ کی آمدنی خرچ کر سکتے ہیں۔ بعض "کمرشل" دکانیں بھی ہیں۔ جو صرف امراء ہی کے مناسب حال ہیں۔ قیمتیں سپلائی کی نسبت سے بدلتی رہتی ہیں۔

(۴)

روس کا راشننگ سسٹم بھی ایک جھمیلا ہے۔ اور مختلف لوگوں کے لئے راشن کی مقدار مختلف ہے۔ بعض لوگوں کو زائد راشن کارڈ دیئے جاتے ہیں۔ فوجی افسران۔ ایکٹران۔ اخبار نویسان اور دوسرے دماغی کام کرنے والے خاص راشن کے مستحق ہیں علاوہ ازیں وہ اپنے راشن کم قیمتوں پر خرید سکتے ہیں۔ اس کے بالمقابل دوسرے لوگ، کم راشن اور زیادہ قیمت پر حاصل کرتے ہیں۔ راشن کا سلسلہ اس امتیاز کو نہایت عمدگی سے آشکار کرتا ہے۔ راشن کارڈوں کے مختلف نام رکھے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر "اے" کارڈ والوں کو علاوہ عام راشن کے مندرجہ ذیل راشن ہر ماہ زیادہ ملتا ہے۔ $1\frac{3}{4}$ پونڈ کھانڈ۔ بیس انڈے۔ $2\frac{1}{4}$ پونڈ بسکٹ۔ ۱۳ پونڈ آٹا یا روٹی صابن۔ چائے۔ نمک وغیرہ۔ ایک اور دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ روس میں بھی بلیک مارکیٹ ہے۔ بلیک مارکیٹ کا وجود روسی مساوات کے دعویٰ پر ایک ضرب کاری ہے۔ مکانات جو لوگوں کو دیئے گئے ہیں۔ ان میں بھی امتیاز کیا گیا ہے۔ غرضیکہ معاشی زندگی کے ہر پہلو میں غریب و امیر کا فرق نمایاں اور واضح کر کے دکھایا گیا ہے۔ لیکن بیرونی دنیا سے ان امور کو مخفی رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۵)

یہ ہے روسی نظام جس نے خلاف فطرت قدم اٹھا کر دنیا کی حالت سدھارنے کی کوشش کی۔ جس نے امیر اور غریب کو ایک دوسرے کا دشمن بنا کر دنیا میں امن قائم کرنا چاہا۔ لیکن ہوا کیا کہ وہ امتیاز قائم رہا۔ لیکن بدتر حالت میں اصل علاج تو یہ ہے۔ کہ اس امتیاز کو جسے قدرت نے پیدا کیا ہے۔ ایسی لائنوں پر لایا جائے۔ جن سے غریب و امیر باہم بھائی بھائی بن کر رہیں۔ اور ہر شخص خوشحال ہو جائے۔ اور یہی اسلام کا مقصد ہے۔ اسلام کا نظام ہی عین فطرت کے مطابق ہے۔ اور یہی نظام دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب ہوگا۔ دولت کی تقسیم کے متعلق اسلامی تعلیم ہی قابل عمل ہے۔ روس کی ایسی ہی دیگر تحریکات اپنی ناکامی کے ذریعہ اسلام کی اہم خدمت کر رہی ہیں۔

[illegible] اسلام کی ازلی ابدی روشنی کی طرف ہو کر دنیا اپنی مشکلات کا صحیح حل پا لیں۔

فرقہ ناجیہ ——— ما انا علیہ واصحابی

از مکرم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

ندوۃ المصنفین دہلی کے ماہنامہ (برہان) میں ایک مضمون چھپا ہے جس میں فاضل مضمون نگار نے ما انا علیہ واصحابی کے مفہوم و مصداق کے متعلق جن خیالات کو ظاہر کیا ہے ان سے واضح ہے کہ ایک امر حق کے واضح ہو جانے کے باوجود بھی تعصب کسی صداقت کا اقرار کرنے سے مانع رہتا ہے آپ لکھتے ہیں:۔

ہر باطل سے باطل فرقے کا دعوے یہی ہوتا ہے کہ وہی کتاب و سنت کا حامل ہے ...... پس آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے وہ فیصلہ کن آئین بتانا چاہا جو اُس زمانے کے بھی مناسب حال ہو۔ وہ صرف کتاب و سنت نہیں بلکہ اس کی وہ عملی تصویر ہے جو آپ نے اپنے صحابہؓ کے سامنے بطریق اسوہ پیش فرمائی تھی۔

آگے چل کر رقمطراز ہیں:۔

جس امت میں نبوت ختم ہو چکی ہے اس امت میں نبوت کی خدمات انجام دینے کے لئے ایک طائفہ ہونا چاہئیے جو ان فرائض کو انجام دیتا رہے جس طرح کہ نبیؑ وقت تنہا ہونے کے بعد بھی کفر کا مقابلہ کیا کرتا ہے۔ اب اس جماعت کو باطل کا مقابلہ کرنا چاہئیے۔ اور جس طرح کے تمام روئے زمین کی مخالفت اسے اپنی جگہ سے ایک انچ جنبش نہیں دے سکتی۔ اسی طرح "نائبین" اس طائفہ کے قدم بھی دین متین سے متزلزل نہیں کر سکتے۔

الآن حصحص الحق۔ مضمون نویس نے خود ہی اس کی تعیین بھی کر دی اس کا کام اس کا نشان اور وصف خصوصی بھی بتا دیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جماعت کا تصور بھی آنکھوں کے سامنے آگیا ہوگا۔ مگر جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم کے ماتحت ینظرون الیک وھم لا یبصرون۔ اپنے ضمیر کے خلاف نفس کی خلش مٹانے کے لئے مندرجہ ذیل حواشی بھی ضروری سمجھے ہیں۔

اس طائفہ کا ایک جگہ ہونا کوئی ضروری امر نہیں۔ منتشر طور پر احیاء سنت میں مشغول ہوں۔ وہ شرعی نظر میں سب ایک جماعت اور اسی طائفہ کے افراد کہلائیں گے۔

بجا فرمایا۔ مگر جماعت تو تبھی کہلائیں گے کہ وہ ایک امام مفترض الاطاعۃ کے ماتحت ہوں۔ اور اسی کی نگرانی اور اسی کے زیر ہدایت وہ کام کر رہے ہوں جو صحابہ کرامؓ کا نشان خصوصی تھا۔ یعنی بحکم ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العٰلمین ان کا مال ان کا دل ان کی جان ان کی اولاد ان کی زندگی کی ایک ایک حرکت غرض سب کچھ اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے حسب ہدایت نبوی قربان ہو رہا ہو۔ اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک وہ خود علی بصیرت انا ومن اتبعنی کے مصداق نہ ہوں یعنی نہ صرف از روئے علم ظاہری بلکہ باطنی (کشوف و رویا و الہام) معرفت سے اسلام کے ہر حکم پر یقین کامل رکھتے ہوئے اس پر عامل ہو کر اور پھر دوسروں تک اپنا یہ اثر پہنچائیں۔

فاضل مضمون نگار نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ ایسی جماعتیں مجددین ہی پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر لکھتے ہیں کہ مجدد کا فرد واحد ہونا ضروری نہیں۔ اور نہ کوئی ایسی بزرگی کا منصب نہیں۔ یہ خوش اعتراف حقیقت سے بچنے کے لئے ان اللّٰہ یبعث علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کو بھول رہے ہیں۔ جو مبعوث من اللّٰہ اور مامور برائے اصلاح اس کی بزرگی سے کیونکر انکار کیا جا سکتا ہے۔ اور مجدد ہر صدی میں کئی ہو سکتے ہوں گے لیکن علی رأس کل مائۃ تو ایک ہی ہو سکتا ہے پھر وہ مجدد الالف آخر جس کے لئے ہر صدی کا سر جمع کر دیا گیا ہو۔ اور جس نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں آپ کے جمیع کمالات سے بہرہ وافی پایا ہو اور یہ اس کا زبانی دعویٰ ہی نہ ہو بلکہ اپنے اصلاحی عمل سے اپنا مقام ثابت کر دکھایا ہو۔ اب آپ ہی فرمائیے اس چودھویں صدی کے سر پر کہ جس کو ۶۵ سال گذر رہے ہیں کس نے یہ دعویٰ علی الاعلان فرمایا۔ اور کتاب و سنت و نشانات و معجزات اشاعت ہدایت سے دکھا دیا کہ اسلام کی تجدید میرے ہاتھوں پہلے مقدر رہے۔ اور پھر کسی کو حسب پیشگوئی جو پچاس برس پیشتر شائع ہو چکی ہے لارج پارٹی آف اسلام دی گئی جس کے افراد اصحاب النبی کا سا علم الیقین و روحانیت رکھتے ہوئے انہی کی مانند نشر حقائق اسلامیہ نئی اور پرانی دنیا کے کونے کونے میں کر رہے ہیں۔ آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ صحیح بخاری سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت کا وجود تکوینی ارادہ کے ماتحت ہے۔"

پس کوئی اپنے منہ سے میاں مٹھو کیا بن سکتا ہے۔ از عمل ثابت کن آں نور ہے کہ در ایمان قسمت۔ یہ بھی برمحل لکھا کہ اتبعوا السواد الاعظم سے مراد کثرت نہیں"۔ "یہ ایک عامیانہ خیال ہے کہ سواد اعظم سے صرف افراد کی اکثریت مراد ہے غور کرنا چاہیئے کہ دور فتن میں اہل حق کی اکثریت کب ہو سکتی ہے۔ پھر اس اکثریت کو ہر حق و باطل کے فیصلے کا شرعی معیار قرار دینا اور بھی نافہمی ہے"۔

جزاکم اللہ آپ نے لا تجتمع امتی علی ضلالۃ کا سوال بھی خود ہی حل کر دیا۔ اور اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دیگر فرق اسلامیہ احمدیہ جماعت کو حق پر تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے وہ راہ راست پر نہیں۔ بلکہ جو اوصاف ما انا علیہ واصحابی کے لئے بتائے ہیں وہ صرف احمدی جماعت پر ہی صادق آتے ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کیا آپ اپنے اموال گھروں سے نکال کر اپنے امام کے حضور پیش کر چکے؟

فرمایا:۔ "میری تحریک پر ہزاروں احمدی ٹڈی دل کی طرح میدان کے لئے نکل پڑتے۔ مگر جن کو خود توفیق نہیں ملی۔ ان کا اتنا تو فرض تھا کہ وہ اپنے گھروں کے اموال تبلیغ احمدیت کے لئے گھروں سے باہر نکال کر خلیفہ کے سامنے پھینک دیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو ہم کہہ سکتے تھے کہ انہوں نے قربانی کا صحیح نمونہ پیش کیا ہے"۔

کیا آپ نے اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں کوئی کوشش کی ہے؟ کیا آپ اپنا دفتر اوّل یا دفتر دوم کا وعدہ پورا کر چکے؟ اگر نہیں تو اس اعلان کو پڑھتے ہی بجمیہ باقی ادا کر دیں۔ تا ۲۷ رمضان المبارک تک مرکز میں داخل ہو جائے اور آپ کا نام دعا کے لئے پیش ہو جائے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سالانہ اجتماع اور اخلاقی مقابلے

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے۔ کہ ہمارے نوجوان اسلامی اخلاق اپنے اندر پیدا کریں اور ان کا عملی نمونہ ظاہر ہو۔ اور اس بات کا جائزہ لینے کے لئے کہ جملہ خدام نے دوران سال میں مجلس کے قیام کی غرض کو کہاں تک پورا کیا ہے۔ اور پھر اس بات کی تلقین کرنے کے لئے کہ دوران سال میں کس طرح تربیتی پہلو کو مکمل کیا جائے ہر سال خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوتا ہے اب کی دفعہ یہ سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۲۵ھ کو ہو رہا ہے۔ جس میں بغرض تحریک جملہ اراکین کے اخلاقی معیار کو پرکھنے کیلئے دو اخلاقی مقابلہ جات ہوں گے ۱۔ ذہنی معیار کا مقابلہ ۲۔ عملی معیار کا مقابلہ۔ اول الذکر میں خادم سے یہ امید کیجاتی ہے۔ کہ اسے خلق کی تعریف آتی ہو۔ اور مؤخر الذکر میں خادم کے سامنے ایک سوال کی شکل میں عملی صورتیں پیش کیجائینگی۔ اور اس سے یہ دریافت کیا جائیگا کہ اس صورت میں اس کا عمل کیا ہوگا۔ اس کے علاوہ اجتماع کے موقع پر عملی موافق پیدا کر کے خدام کے عملی اخلاق کا جائزہ بھی لیا جائیگا۔ خلق مقابلہ جات میں جملہ خدام کا شریک ہونا ضروری ہے۔ جو اجتماع میں شمولیت کریں گے سالہ سلسلے

جناب ڈاکٹر چوہدری سردار خانصاحب ڈپٹی جنرل منیجر او۔ ٹی ریلوے کا مکتوب گرامی

مکرمی منیجر صاحب طبیہ عجائب گھر! السلام وعلیکم۔ آپ کے سونے کی گولیاں موصول ہوئیں مجھے دفتری کام سے بہت تھکن اور کمزوری محسوس ہونے لگتی تھی۔ آپ کی سونے کی گولیوں کے ایک ہفتہ استعمال سے اب کام سے نہ تھکن محسوس ہوتی ہے۔ نہ کمزوری بہت مفید اور طلسمی اثر گولیاں ہیں۔ مہربانی فرما کر ایک شیشی گولیاں بذریعہ وی۔ پی بہت جلد ارسال فرمائیں۔ (دستخط) ایس خان ڈپٹی جنرل منیجر او۔ ٹی۔ ریلوے)

ایک ہفتے کا کورس: قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ دو ہفتے کا کورس چھ روپے بارہ آنے۔ ایک ماہ کا کورس ساڑھے بارہ روپے۔ ۱۲/۸/-

ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دار الامان

اطلاع

سلسلہ احمدیہ کی ضروری اور نایاب کتب کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ آپ کی فرمائش پر پوری کوشش سے مطلوبہ کتب مہیا کی جائینگی

احمدیہ دار الکتب قادیان!

ضرورت ہے۔ ہمیں ایک محنتی اور قابل سٹینو ٹائپسٹ کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ منیجر پرشین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

اپنے پیسے کی قدر کریں

آجکل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کرا لیا جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں اور جب بھی ضرورت ہو۔ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں۔

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کیا آپ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اپنے پارسلوں اور مال واسباب کے غلط جگہ پر بھیجے جانے یا ان کے نقصان ہو جانے کے روکنے میں اس کی امداد کریں گے۔ آپ مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق اپنی تسلی کر کے اس کی امداد کر سکتے ہیں۔

۱۔ ہر ایک پارسل جو بک کرانے کے لئے بھیجا جائے اس پر باقاعدہ طور پر خوشخط اور پکی سیاہی سے پانیوالے کا نام اور پتہ لکھا گیا ہو۔ اور جس اسٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو۔ اسکا نام بڑے حروف میں خصوصاً انگریزی میں لکھا ہوا ہونا چاہئے

۲۔ وہ پارسل جن پر پختہ مارکے نہ ہوں مثلاً کھالوں اور چمڑے کے بنڈل تیل اور گھی وغیرہ کے ٹینوں پر چمڑے دھات یا گتے کے لیبل لگے ہوئے ہوں۔ جن پر پانیوالے کا نام اور پتہ جس اسٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو۔ اس کا نام درج ہو

۳۔ تمام پرانے مارکے اور کاٹ یا اتار دیئے جانے چاہئیں:۔

اپنی امداد کرنے کے لئے آپ ہماری مدد کریں

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اظہار کرنا ضروری ہے ۲۔ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔ ۴۔ کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے۔ کہ ہم اپنی نجات کیلئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں؟ ۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب از جانب حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ طالب حق کو مفت تبلیغ کرنے کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ مع محصولڈاک

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن!

392

نارتھ ویسٹرن ریلوے

خراب پیکنگ اور ایڈریس کے ناقص مارکنگ گمشدگی اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ مہربانی کر کے ایسی بوریاں یا کیس یا دوسرے کینسٹر استعمال کریں جو آمد و رفت کے دوران میں اتارنے یا چڑھاتے وقت ٹوٹ پھوٹ نہ جائیں۔ پتہ پورا اور صاف لکھیں۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن بلاک حروف میں لکھیں انگریزی میں لکھیں تو بہت ہی بہتر ہے۔

ایسے لیبل لگائیں جن پر مکتوب الیہ کا نام و پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن درج ہو۔ یہ لیبل ایسے پارسلوں پر مضبوط رسی سے یا ٹیپ سے باندھیں جن پر پائیدار نشان نہ لگائے جا سکتے ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو ایک لیبل جس پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور سٹیشن درج ہو۔ ہر پارسل کے اندر بھی رکھ دیں۔

تمام پرانے نشانات لیبل اور نمبر میں ڈالنے والے ایڈریس پوری طرح مٹا دیں۔ پرانے لیبل اور نشانات ہی اسباب کے غلط جگہ پہنچ جانے کا باعث ہوتے ہیں اور اس طرح صحیح مقام پر پہنچنے میں تاخیر کا موجب بنتے ہیں

این۔ ڈبلیو۔ آر کی مدد کریں تا آپ کی مدد ہو سکے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو آپ کے کلیمز کا جلد تصفیہ کرنے میں آپ اس کی مدد کریں

یہ آپ اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ

۱۔ آپ اپنی درخواست میں سب سے اوپر موٹی سرخی دیں کہ آیا کلیم واپسی کرایہ کا ہے یا تلافی نقصان کا یا مال کو نقصان پہنچنے کا اور ہمیشہ مختصر واقفیت متعلقہ نام سٹیشن روانگی اور رسید کی نمبر بلٹی یا رسید پارسل نمبر ٹکٹ جبکہ ٹکٹ کے ساتھ مال بک کرایا گیا ہو اور بکنگ کی تاریخ لکھ دیں۔

(۲) اپنے کلیم کی اصل ماہیت اور کلیم کی رقم لکھ دیں۔

(۳) اگر آپ کے پاس کوئی کاغذات اپنے۔ کلیم کو تقویت دینے کے لئے موجود ہوں۔ تو وہ بھی بھیج دیں

(۴) اس کے متعلق تمام خط و کتابت جنرل منیجر کمرشل سے کریں

اپنی امداد کیلئے ہماری مدد کیجئے

سُرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے گگرول نظر کی کمزوری چیب وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ چھ ماشہ ۵/ تین ماشہ ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

عطور نفیسہ

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے۔ اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے۔ عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ۲/۸ فی شیشی ہے یوڈی کلون کی چار آونس کی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے للعہ Rs 4/8

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں کے آرڈر کی تعمیل بھی فوراً کیجاتی ہے۔

نوٹ:۔ ہم نے بعض وجوہ کی بنا پر اپنی کمپنی کا نام تبدیل کر لیا ہے اور اب بجائے "انڈین کیمیکل کمپنی" کے "دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی" رکھ لیا ہے۔ اس لئے اب تمام خط و کتابت "دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی" کے نام پر کیا کریں۔

منیجر دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

[illegible] حکومت بہار نے صوبہ کے [illegible] افسروں کو مطلع کیا ہے کہ اگر [illegible] میں کوئی بلوہ یا فساد ہوا تو [illegible] اس کا ذمہ دار سمجھا جائے گا۔

بمبئی ۲۲ر اگست۔ حکومت ہند کے ٹیکسٹائل کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ کپاس کی جو قیمت گذشتہ سال مقرر کی گئی تھی وہ اس سال بھی قائم رہے گی۔

شملہ ۲۲ر اگست حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو صد اور اس سے کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو جو لاہور کارپوریشن کے اندر رہتے ہوں۔ آئندہ [illegible] فی صدی سالانہ الاؤنس دیا جائیگا۔

ہیمبرگ ۲۲ر اگست۔ خوراک کے مسائل کی تحقیقات کرنے والے کمشن نے اندازہ لگایا ہے کہ ہیمبرگ میں دس ہزار اشخاص نیم فاقہ کشی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مختلف مہلک بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

سڈنی ۲۲ر اگست۔ مسٹر میلونی سابق آسٹریلین سفیر مقیم ماسکو نے ایک بیان میں کہا کہ روس دنیا پر تیسری جنگ ٹھونسنے کے لئے تیار ہو رہا ہے چنانچہ جرمنی میں روس کی خفیہ جنگی تیاریاں اپنے عروج پر پہنچی ہوئی ہیں۔

لائلپور ۲۲ر اگست۔ گندم دڑہ ۹/۹/۰ فارم ۹/۱۳/۰۔ گڑ ۲۲/۸/۰ تا ۲۴/۴/۰ شکر ۲۴/۴/۰ تا ۲۵/۸/۰۔ کھل ولیسی ۱۹/۷/۰ روئی ۴۱/۸/۰ روپے

کلکتہ ۲۲ر اگست۔ بعض اطلاعات کے مطابق کلکتہ میں دس ہزار سے زائد اشخاص ہلاک اور بیس ہزار مجروح ہوئے ہیں چیف کارپوریشن افسر نے بتایا کہ شہر کی زمین دوز نالیاں لاشوں سے بھری پڑی ہیں۔ جس سے بدبو پھیل رہی ہے۔

لنڈن ۲۲ر اگست۔ برطانیہ کی انڈین نیشنلسٹ مسلم ایسوسی ایشن کے صدر سید امیر شاہ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں

دہلی ۲۲ر اگست حکومت ہند نے رمضان مبارک کے بعد جانے والے عازمین حج کو مندرجہ ذیل تعداد میں طلائی پونڈ اور کرنسی نوٹ لیجانے کی اجازت دیدی ہے (۱) سٹرشپ کے مسافر ۲ طلائی پونڈ اور ۱۵ سو کے کرنسی نوٹ فی کس (۲) کیبن کلاس ۲۷ سو روپے کے کرنسی نوٹ فی کس۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۳ر اگست۔ بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی کے مسلم لیگی رکن مسٹر کریم بھائی ابراہیم نے مسلم لیگ پارٹی اور اسمبلی کی رکنیت سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ آپ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری کو ایک خط میں لکھا ہے۔ مسٹر جناح نے ان دنوں جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ نیز آپ نے فساد کلکتہ کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ مجھے اس سے اختلاف ہے اس لئے میں اسمبلی اور مسلم لیگ کی رکنیت سے مستعفی ہو رہا ہوں۔

کلکتہ ۲۳ر اگست۔ شہر میں بڑی حد تک امن و امان قائم ہو گیا ہے آج کسی جگہ سے بھی کسی جھگڑے یا شورش کی اطلاع نہیں ملی۔

لاہور ۲۲ر اگست سونا ۹۳/۸/- چاندی ۱۶۶/- پونڈ ۶۶/- امرتسر سونا ۹۶/۱۲/-

نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ آج شام [illegible] بجے پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے پھر وائسرائے سے ملاقات کی۔ کل آپ کو وائسرائے کی طرف سے ایک خط موصول ہوا تھا۔ آج صبح آپ نے اس کا جواب بھیجا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کل عارضی گورنمنٹ کے ممبروں کے ناموں کا سرکاری طور پر اعلان ہو جائے گا۔

دہلی ۲۳ر اگست۔ آج صبح کانگرس کی پارلیمنٹری سب کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت نہرو کے علاوہ جمعیۃ العلمائے ہند کے جنرل سیکرٹری مولوی حفظ الرحمن بھی خاص دعوت پر شریک ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے عارضی گورنمنٹ کے لئے تین مسلمانوں کے نام تجویز کئے ہیں۔ مومن کانفرنس کے وائس پریذیڈنٹ نے بھی کانگرسی لیڈروں سے ملاقات کی اور عارضی گورنمنٹ میں مومنوں کا ایک نمائندہ لئے جانے پر زور دیا۔

امرتسر ۲۳ر اگست۔ آج صبح سکھ پنتھک بورڈ کا اجلاس سردار زنجن سنگھ گل کی صدارت میں ہوا۔ صاحب صدر نے کانگرس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے ساتھ اپنی گفتگو کی تفصیل پیش کی

نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے گاندھی جی کو ایک تار بھیجی ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ۲۷ر اگست کو کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوں۔

واشنگٹن ۲۳ر اگست۔ ۹ اگست کو یوگوسلاویہ کی حدود میں امریکن ہوائی جہازوں کو جو نقصان ہوا تھا۔ اس کے سلسلے میں امریکن گورنمنٹ نے یوگوسلاویہ کی حکومت کو ۴۸ گھنٹوں کا نوٹس دیا تھا آج اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت یوگوسلاویہ نے نو امریکن ہوا بازوں کو رہا کر دیا ہے۔

پیرس ۲۳ر اگست۔ آج صبح کانفرنس کا کوئی اجلاس نہیں ہوا۔ البتہ کانفرنس سے متعلقہ دفاتر دن بھر کام میں مصروف رہے۔ اور صلح کے سمجھوتوں کے سلسلے میں سب کمیٹیوں کے لئے ضروری مواد فراہم کرتے رہے۔

واشنگٹن ۲۳ر اگست۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عنقریب ایٹم بم کے متعلق ایک تیسرا تجربہ کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۳ر اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کل رات کو ساڑھے آٹھ بجے وائسرائے ہند ایک اہم تقریر کریں گے۔ یہ تقریر آل انڈیا ریڈیو کے تمام سٹیشنوں سے نشر کی جائے گی۔

ڈھاکہ ۲۳ر اگست فرقہ وارانہ کشیدگی ابھی تک ختم نہیں ہوئی اس وقت تک دس افراد ہلاک اور پندرہ مجروح ہو چکے ہیں۔ تعلیمی ادارے بند اور بازار سنسان ہیں۔ چھرا گھونپنے کی اکا دکا وارداتیں ابھی تک ہو رہی ہیں۔